

# کتابِ دانیال - نمبر تینتالیس

بائبل کی پیشگوئی میں ویرانی کی مکروہ چیز کی رمزیت کا انکشاف

Jeff Pippenger

2024-01-07

پولس کی یہ پہچان کہ مشرکانہ روم وہ طاقت تھی جو سن 538ء میں پاپائیت کو اقتدار میں آنے سے روکے ہوئے تھی، وہ گواہی بن گئی جیسے ولیم ملرنے اس امر کے ثبوت کے طور پر تسلیم کیا کہ دانی ایل کی کتاب میں "daily" سے مراد بت پرستی ہے۔ ولیم ملر کا خاکہ دو اجاڑے والی قوتوں پر مبنی تھا: پہلے بت پرستی، پھر پاپائیت۔ اس خاکے کے حق میں ملر کی سب سے اہم دریافت پولس کی گواہی تھی جو دوسری تھسلنیکوں کے دوسرے باب میں ہے، جہاں پولس بتاتا ہے کہ پاپائیت پر مشرکانہ روم کی پیدا کردہ رکاوٹ بٹا دی جائے گی تاکہ "sin" of خدا کے بیکل میں بٹھایا جائے اور وہ اپنے آپ کو خدا ظاہر کرے۔

کتاب دانیال میں "daily" کی علامت، جو بت پرستی کی نمائندگی کرتی ہے، کے بعد ہمیشہ پاپائیت کی ایک علامت آتی ہے، چاہے اسے "ویرانی کی معصیت" کے طور پر پیش کیا گیا ہو یا "ویرانی کی مکروہ چیز" کے طور پر۔ پھر بھی، مسیح کی وہ تنبیہ جو یروشلم کے اس محاصرے اور تباہی کے بارے میں تھی جو سن 66 سے 70 عیسوی کے ساڑھے تین برس کے دوران پیش آئی، میں مسیح نے "نبی دانیال کی کہی ہوئی ویرانی کی مکروہ چیز" کو یروشلم میں موجود مسیحیوں کے لیے فوراً بھاگ نکلنے کی نشانی قرار دیا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ وہ نشانی پاپائی روم کی نہیں بلکہ بت پرست روم کی علامت تھی۔ اس نشانی کو ایمانداروں کو پہچاننا تھا تاکہ وہ محاصرے اور تباہی سے بچ سکیں۔ کیا "نبی دانیال کی کہی ہوئی ویرانی کی مکروہ چیز" بت پرست روم کی علامت ہے یا پاپائی روم کی؟

پس جب تم اُس اجاڑے والی مکروہ چیز کو، جس کا ذکر دانی ایل نبی نے کیا تھا، مقدس مقام میں کھڑی ہوئی دیکھو (جو پڑھتا ہے وہ سمجھ لے)، تب جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں۔ جو چہت پر ہو وہ اپنے گھر سے کچھ لینے کو نیچے نہ اترے، اور جو کھیت میں ہو وہ اپنے کپڑے لینے کو پیچھے نہ لوٹے۔ اور ان دنوں حاملہ عورتوں اور دودھ پلاتی ماؤں پر افسوس! لیکن دعا کرو کہ تمہارا بھاگنا جاڑے میں نہ ہو اور نہ سبت کے دن، کیونکہ اُس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے لے کر اب تک ایسی نہ ہوئی، نہ آئندہ کبھی ہوگی۔ اور اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر بچ نہ پاتا؛ لیکن برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے۔ متی 24:15-22۔

سسٹر وانٹ اس بات پر تبصرہ کرتی ہیں کہ یہ تنبیہ 66 سے 70 عیسوی تک یروشلم کی تباہی کی تاریخ میں کس طرح پوری ہوئی، اور وہ یہ نشان دہی کرتی ہیں کہ رومی فوج کا پرچم یا علم یروشلم میں ابھی موجود مسیحیوں کے لیے فرار ہو جانے کی نشانی تھا۔ تو کیا "ویرانی کا مکروہ، جس کا ذکر دانی ایل نبی نے کیا" بت پرست روم تھا، یا پاپائی روم، جیسا کہ ملرنے اپنے فریم ورک کی بنیاد اسی پر رکھی تھی؟

ولیم ملر اس نتیجے پر پہنچا کہ روم کی دو صورتیں ہیں (بت پرستانہ، پھر پاپائی)، مگر جس تاریخی ماحول میں وہ زندہ تھا اس کے جبر نے اسے مجبور کیا کہ وہ دونوں سلطنتوں کو ایک ہی سلطنت کے طور پر سمجھے۔ اور ظاہر ہے کہ وہ مجموعی طور پر ایک ہی سلطنت ہیں، لیکن وہ دو بے درجے سلطنتوں کی نمائندگی بھی کرتی ہیں۔ 1798 کی نیوتی تاریخ کے تقاضوں نے ملر کو مجبور کیا کہ وہ روم کو بنیادی طور پر ایک ہی سلطنت سمجھے۔ 1798 میں ملر کا یقین تھا کہ مسیح کی آمد ثانی تقریباً پچیس برس بعد ہوگی۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ 1798 میں پاپائی روم کو مہلک زخم لگا تھا۔ ملر کے نزدیک پاپائی روم کے بعد کوئی دوسری زمینی سلطنت آنے والی نہ تھی، کیونکہ مسیح کی واپسی

قریب تھی۔

جس تاریخی دور میں ملر موجود تھا، اس نے یہ سمجھا کہ دانیال کے دوسرے باب کا بت چار ارضی بادشاہتوں کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ دانیال نے اسی کی گواہی دی تھی۔

اور چوتھی بادشاہی لوہے کی مانند مضبوط ہوگی، کیونکہ لوہا ہر چیز کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے اور سب کو زیر کر لیتا ہے؛ اور جسی طرح لوہا ان سب کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے، وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے کرے گی اور کچلے گی۔ اور جہاں تو نے پاؤں اور پاؤں کی انگلیاں دیکھیں کہ کچھ کمہار کی مٹی کی تھیں اور کچھ لوہے کی، وہ بادشاہی منقسم ہوگی؛ لیکن اس میں لوہے کی قوت میں سے کچھ ہوگی، کیونکہ تو نے لوہے کو دلدلی مٹی کے ساتھ ملا ہوا دیکھا۔ دانی ایل 2:40، 41۔

میلر یہ سمجھتا تھا کہ صرف چار سلطنتیں تھیں، اور چوتھی اور آخری سلطنت روم تھی، جس کے بارے میں وہ تاریخ سے جانتا تھا کہ پہلے بت پرست روم تھا اور اس کے بعد پاپائی روم آیا۔ میلر کے نزدیک چوتھی سلطنت، دانیال کے کلام کے مطابق، "منقسم" تھی، مگر میلر کے لیے یہ تقسیم صرف روم کی سلطنت کے حرفی اور روحانی پہلوؤں کے درمیان ایک امتیاز کی نمائندگی کرتی تھی۔ وہ درست تھا، مگر اس کی فہم محدود تھی۔

ملر یہ نہ دیکھ سکا کہ بت پرست اور پاپائی روم کی تقسیم دراصل اس تقسیم پر مبنی تھی جس کی نشاندہی کرنے کے لیے پولس کو اٹھایا گیا تھا۔ پولس (اور یوحنا بپتسمہ دینے والا) نے واضح کیا کہ صلیب کے زمانے میں حرفی سے روحانی میں تبدیلی ہونی تھی۔ اس فہم کے بغیر ملر مجبور ہوا کہ روم بنیادی طور پر ایک ہی بادشاہی تھی جس کے دو مرحلے تھے۔ اور بلاشبہ وہ درست تھا (لیکن محدود)۔ وہ یہ نہیں سمجھ سکا کہ روحانی روم کی نمائندگی حرفی بابل کر رہا تھا، کیونکہ روحانی روم (پاپائیت) بھی روحانی بابل ہے۔

حقیقی بابل، چونکہ دانی ایل باب دو میں چار بادشاہیوں میں پہلی تھا، چوتھی بادشاہی کی علامت تھا، کیونکہ پہلی ہمیشہ آخری کی علامت ہوتی ہے۔ بت پرست روم کی علامت بابل تھا، مگر بت پرست روم اور بابل دونوں روحانی روم (پاپائیت) کی علامت تھے۔ لہذا پاپائیت پانچویں بادشاہی تھی، اور اس کی نمائندگی بابل نے کی تھی۔ یہی بنیادی وجہ ہے کہ سسٹر وائٹ حقیقی اسرائیل کی بابل میں ستر سال کی اسیری کا موازنہ روحانی اسرائیل کی روحانی بابل میں بارہ سو ساٹھ سال کی اسیری سے کرتی ہیں۔

"زمین پر خدا کی کلیسیا اسے امان اور طویل ایذا رسانی کے دوران فی الواقع اسی طرح اسارت میں تھی جس طرح بنی اسرائیل دور جلاوطنی میں بابل میں اسیر رکھے گئے تھے۔" انبیا اور بادشاہ، 714۔

چنانچہ ملر کو اُن نبوتی تکمیلوں کو پاپائی روم کے ساتھ بدلنے میں کوئی مسئلہ نہ تھا جو زیادہ خاص طور پر مشرکانہ روم کی نشاندہی کرتی تھیں۔ ہم آگے چل کر اس کی مثالیں دیں گے، لیکن اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ ملر مشرکانہ اور پاپائی روم کو ایک ہی سلطنت سمجھتا تھا، تو ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ملر کو اس میں کیوں کوئی مسئلہ نہ تھا کہ یسوع "نبی دانی ایل کے کہے ہوئے اجاڑنے والی مکروہ چیز" کا حوالہ مشرکانہ روم کی تکمیل کے طور پر دے، جب کہ کتاب دانی ایل میں "اجاڑنے والی مکروہ چیز" کے اظہار کو پاپائی روم کی علامت سمجھا جائے۔ ملر تین اجاڑنے والی قوتوں کو نہ دیکھ سکا، اور اسی وجہ سے اس کا نبوتی ڈھانچہ محدود تھا، اگرچہ درست تھا۔

لیکن جب بت پرست روم نے مسیح کی پیشگوئی کی تکمیل کرتے ہوئے پیکل کے مقدس احاطے میں اپنے فوجی پرچم نصب کیے تھے، تو سن 66 عیسوی کی تاریخی تکمیل میں پائے جانے والے اس اختلاف کو ہم کیسے سمجھیں؟ کیا 'نبی دانی ایل کے بیان کردہ اجاڑنے والی مکروہ چیز' بت پرست روم کی علامت ہے

یا پاپائی روم کی؟ جب آپ دو کے بجائے تین اجاڑنے والی قوتوں کو تسلیم کرتے ہیں تو اس الجھن کا جواب خاصا سادہ ہو جاتا ہے۔ ہمیں یروشلیم کی تباہی کے بارے میں مسیح کی پیشگوئی کی تکمیل پر سسٹر وائٹ کی تشریح سے آغاز کرنا چاہیے۔

یہودیوں کے ہاتھوں مسیح کو صلیب پر چڑھائے جانے کے ساتھ یروشلیم کی تباہی بھی وابستہ تھی۔ کلوری پر بہایا گیا خون وہ بوجھ تھا جس نے انہیں اس دنیا میں بھی اور آنے والی دنیا میں بھی تباہی میں ڈبو دیا۔ اسی طرح عظیم آخری دن میں ہوگا، جب خدا کے فضل کو رد کرنے والوں پر عدالت نازل ہوگی۔ مسیح، جو ان کے لیے ٹھوکر کا پتھر ہے، اس وقت ان کے سامنے انتقام لینے والے پہاڑ کی مانند ظاہر ہوگا۔ اُس کے چہرے کا جلال، جو راستبازوں کے لیے زندگی ہے، شریروں کے لیے بہسم کر دینے والی آگ ہوگا۔ محبت کو رد کرنے اور فضل کو حقیر جاننے کے سبب گناہگار ہلاک ہوگا۔

بہت سی مثالوں اور بار بار کی گئی تنبیہوں کے ذریعے، یسوع نے یہ دکھایا کہ خدا کے بیٹے کو رد کرنے کا یہودیوں کے لیے کیا انجام ہوگا۔ ان کلمات میں وہ ہر زمانے کے ان سب لوگوں سے مخاطب تھا جو اُسے اپنا نجات دہندہ قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ ہر تنبیہ انہی کے لیے ہے۔ منجس کیا ہوا ہیکل، نافرمان بیٹا، بددیانت باغبان، اور تحقیر کرنے والے معمار—ان کی نظیر پر گنہگار کے تجربے میں ملتی ہے۔ اگر وہ توبہ نہ کرے تو وہ انجام جس کی طرف انہوں نے پیشگی اشارہ کیا، اسی کا ہوگا۔ ازمہ کی آرزو، 600۔

جب پولس نے ظاہری سے روحانی کی منتقلی کی نشان دہی کی، تو اس نے بتایا کہ یہ صلیب کے زمانے میں واقع ہوئی، اور یہ بات نوٹ کرنے کی ہے کہ یروشلیم کی تباہی براہ راست صلیب سے منسلک ہے۔ ظاہری یروشلیم کی تباہی، جو پہلے ظاہری بابل کے ہاتھوں عمل میں آئی تھی، آخری بار ظاہری روم کے ہاتھوں پوری ہوئی، کیونکہ یسوع ہمیشہ آغاز کے ساتھ انجام کو ظاہر کرتا ہے۔ مقدس اور لشکر کو روندنے کا عمل، جو بابل کی بت پرست طاقت سے شروع ہوا تھا، روم کی بت پرست طاقت پر ختم ہوا۔

روحانی یروشلیم کی روحانی پامالی پاپائی روم کے ہاتھوں عمل میں آئی، اور پامالی کے یہ دونوں ادوار (ظاہری اور روحانی) تیسری ویران کرنے والی قوت کے ہاتھوں خدا کی قوم کی پامالی کا نمونہ ٹھہرتے ہیں، جسے روم کے حوالے سے "جدید روم" کہا جاتا ہے۔

تین ویرانگر قوتیں ہیں جو خدا کی قوم کو ستاتی ہیں۔ پہلی بت پرستی کا اژدہا، اس کے بعد کیتھولکیت کا سمندری درندہ، اور پھر ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا زمینی درندہ (جھوٹا نبی)۔ بت پرستی کی نمائندگی مختلف بت پرست طاقتوں نے کی جنہوں نے ظاہری اسرائیل کو روندنا۔ اس کے بعد پاپائیت نے 538 سے 1798 تک بارہ سو ساٹھ برس روحانی اسرائیل کو روند ڈالا۔ اژدہا، درندہ اور جھوٹا نبی کا تین گنا اتحاد جدید روم ہے، اور یہ اتوار کے قانون کے بحران کی "ساعت" کے دوران بھی خدا کی قوم کو روندتا ہے۔ اژدہا، درندہ اور جھوٹا نبی — ان تین ویرانگر قوتوں کو بت پرست روم، پاپائی روم اور جدید روم کے طور پر بھی پیش کیا گیا ہے۔

مکاشفہ باب سترہ کے مطابق، پہلے چار بادشاہ بت پرستی ہیں، پانچواں بادشاہ پاپائیت ہے، اور چھٹا، ساتواں اور آٹھواں بادشاہ جدید روم کا سہ گانہ اتحاد ہے۔

اور سات بادشاہ ہیں: پانچ گر چکے ہیں، ایک موجود ہے، اور دوسرا ابھی آیا نہیں؛ اور جب وہ آئے گا تو اسے تھوڑی مدت تک رہنا ضرور ہوگا۔ اور وہ حیوان جو تھا اور نہیں ہے، وہی آٹھواں ہے، اور سات ہی میں سے ہے، اور ہلاکت میں جاتا ہے۔ مکاشفہ 17:10، 11۔

کتاب دانی ایل کے باب دوم کے مطابق، بت پرستی حرفی بابل سے لے کر حرفی روم تک چاروں سلطنتوں پر مشتمل ہے۔ روحانی بابل پاپائیت ہے (سونے کا سر)، اور اژدہا، حیوان اور جھوٹے نبی (جدید روم) کے سہ گانہ اتحاد کی نمائندگی روحانی ماد و فارس، روحانی یونان، اور روحانی روم (جس کا

مہلک زخم شفا پا چکا ہے) کے سہ گانہ اتحاد سے ہوتی ہے۔

جب یسوع نے "ویرانی کی مکروہ چیز، جس کا ذکر نبی دانی ایل نے کیا" کا حوالہ دیا، تو وہ ایک خاص "نشان" کی نشاندہی کر رہے تھے جسے مسیحیوں کو روم کی تینوں صورتوں میں پہچاننا لازم تھا۔ بت پرست روم، پاپائی روم اور جدید روم سب خدا کے لوگوں پر ظلم ڈھاتے ہیں۔ اس ظلم کی نبوتی نمائندگی مقدس اور لشکر کو پامال کیے جانے سے کی گئی ہے۔ یسوع نے ان تینوں ادوار ایذا رسانی میں سے ہر ایک کے قریب آنے کے لیے پیشگی خبردار کیا۔ جب روم کی حکومت کی "علامت" مقدس میں نصب کر دی گئی، تو یروشلم سے نکل بھاگنے کا وقت آ پہنچا تھا۔ یسوع دانی ایل کے فقرے "ویرانی کی مکروہ چیز" کو کسی زمینی قوت کی علامت کے طور پر استعمال نہیں کر رہے تھے، بلکہ اس نشان کی علامت کے طور پر جسے مسیحیوں کو پہچاننا ضروری تھا۔

یسوع نے سن رہے شاگردوں کے سامنے مرتد اسرائیل پر آنے والی سزاؤں کا اعلان کیا، اور خصوصاً اس انتقامی سزا کا جو مسیح کو رد کرنے اور اسے مصلوب کرنے کے سبب ان پر آنے والی تھی۔ بولناک انجام سے پہلے صاف اور غیر مبہم نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ وہ ڈراؤنی گھڑی اچانک اور تیزی سے آ پہنچے گی۔ اور نجات دہندہ نے اپنے پیروکاروں کو خبردار کیا: "پس جب تم آجڑے والی مکروہ چیز کو، جس کی بابت دانی ایل نبی نے کہا تھا، پاک جگہ میں کھڑی ہوئی دیکھو (جو پڑھتا ہے سمجھ لے) تو جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں۔" متی 24:15، 16؛ لوقا 21:20، 21۔ جب رومیوں کے بت پرستانہ جھنڈے مقدس علاقے میں گاڑے جائیں، جو شہر کی فصیل سے چند فرلانگ باہر تک پھیلا ہوا تھا، تو مسیح کے پیروکاروں کے لیے سلامتی بھاگ نکلنے میں تھی۔ جب یہ انتباہی نشان نظر آئے، تو جو لوگ بچ نکلنا چاہیں انہیں برگز تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ یہودیہ کی پوری سرزمین میں، اور خود یروشلم میں بھی، فرار کے اشارے پر فوراً عمل کرنا لازم تھا۔ جو کوئی اتفاقاً چھت پر ہو وہ اپنے گھر میں نیچے نہ اترے، خواہ اپنی سب سے قیمتی اشیاء بچانے ہی کے لیے کیوں نہ ہو۔ جو کھیتوں یا انگورستانوں میں کام کر رہے ہوں، انہیں اس اوپر کے کپڑے کے لیے واپس جانے کا وقت نہ لینا چاہیے جو انہوں نے دن کی گرمی میں مشقت کے دوران اتار کر رکھ دیا ہو۔ انہیں ایک لمحہ بھی تامل نہیں کرنا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ عام تباہی کی لپیٹ میں آ جائیں۔ عظیم کشمکش، 25۔

اس عبارت میں بہن واٹھ نے "ویرانی کی مکروہ چیز" کو ایک "دو ٹوک علامت" کے طور پر شناخت کیا ہے، جس کی نمائندگی "رومیوں کے بت پرستانہ علم" کرتے تھے، جنہیں انہوں نے ہیکل کے "مقدس مقام میں نصب کیا"۔ یسوع "ویرانی کی مکروہ چیز" کو نہ تو بت پرست یا پاپائی روم کی کسی طاقت کی نمائندگی کے لیے استعمال کر رہے تھے بلکہ اسے ایک "علامت" کے طور پر۔ جب یہ "علامت" ہیکل کے مقدس مقام میں رکھی گئی، تو مسیحیوں کو یروشلم سے بھاگ جانا تھا "تاکہ وہ عام تباہی کی لپیٹ میں نہ آ جائیں"۔ اسی عبارت میں آگے چل کر بہن واٹھ یہ بھی واضح کرتی ہیں کہ تباہی کی نشان دہی کرنے والی مسیح کی نبوت کی تکمیل ایک سے زیادہ بار ہوئی۔

نجات دہندہ کی وہ پیشگوئی جو یروشلم پر عذاب کے نزول کے بارے میں تھی، ایک اور بار پوری ہوئی ہے، اور وہ بولناک ویرانی تو اس کی محض ایک مدہم جھلک تھی۔ شہر برگزیدہ کی تقدیر میں ہم اس جہان کا انجام دیکھ سکتے ہیں جس نے خدا کی رحمت کو ٹھکرا دیا اور اس کی شریعت کو پامال کیا۔ زمین نے اپنی طویل صدیوں کے جرائم کے دوران انسانی بدبختی کے جو مناظر دیکھے ہیں، ان کی تواریخ نہایت سیاہ ہیں۔ غور کرنے سے دل بیٹھ جاتا ہے، اور ذہن مضمحل ہو جاتا ہے۔ آسمانی اختیار کو رد کرنے کے نتائج نہایت بھیانک رہے ہیں۔ لیکن مستقبل کے انکشافات میں اس سے بھی زیادہ تاریک منظر پیش کیا گیا ہے۔ ماضی کی تواریخ—ہنگاموں، کشمکشوں اور انقلابوں کا طویل سلسلہ، "سپاہی کی لڑائی ... ہنگامہ و غوغا کے ساتھ، اور خون میں لٹھڑے ہوئے لباس" (اشعیا 9:5)—یہ سب کیا ہیں اس دن کی ہیبتوں کے مقابلے میں جب خدا کا بازدار روح شریروں سے بالکل اٹھا لیا جائے گا، اور انسانی جذبات کے طغیان اور شیطانی قہر کے اُبال کو لگام دینے کے لیے اب

باقی نہ رہے گا! تب دنیا شیطان کی حکمرانی کے نتائج کو اس طرح دیکھے گی جیسے پہلے کبھی نہ دیکھا گیا تھا۔

لیکن اُس روز، جیسے یروشلم کی تباہی کے وقت تھا، خدا کے لوگ بچائے جائیں گے، ہر وہ شخص جو زندوں میں لکھا ہوا پایا جائے گا۔ یسعیاہ 4:3۔ مسیح نے فرمایا ہے کہ وہ دوسری بار آئے گا تاکہ اپنے وفاداروں کو اپنے پاس جمع کرے: "تب زمین کے سب قبیلے ماتم کریں گے، اور وہ ابن آدم کو آسمان کے بادلوں پر قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ آتا ہوا دیکھیں گے۔ اور وہ اپنے فرشتوں کو زور کے نرسنگے کی آواز کے ساتھ بھیجے گا، اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں ہواؤں سے، آسمان کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک، جمع کریں گے۔" متی 24:30، 31۔ پھر جو لوگ خوشخبری کے تابع نہیں وہ اس کے منہ کے سانس سے فنا کر دیے جائیں گے اور اس کی آمد کی چمک سے ہلاک ہوں گے۔ 2 تھسلونیکوں 2:8۔ قدیم اسرائیل کی مانند شریر خود اپنی ہلاکت کا سبب بنتے ہیں؛ وہ اپنی بدکاری کے باعث گر پڑتے ہیں۔ گناہ کی زندگی کے باعث وہ خدا کے ساتھ اتنے بے ہم آہنگ ہو گئے ہیں، ان کی فطرتیں بدی سے اتنی بگڑ چکی ہیں کہ اس کے جلال کا ظہور ان کے لیے بھسم کر دینے والی آگ ہے۔

"لوگ خبردار رہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مسیح کے کلام میں ان تک پہنچائی گئی تعلیم کو نظرانداز کر دیں۔ جس طرح اُس نے اپنے شاگردوں کو یروشلم کی تباہی سے خبردار کیا تھا، انہیں قریب آتی بربادی کی علامت دی تھی تاکہ وہ بچ نکلیں؛ اسی طرح اُس نے دنیا کو آخری تباہی کے دن سے آگاہ کیا ہے اور اس کے نزدیک آنے کی نشانیاں دی ہیں تاکہ جو چاہیں آئے والے غضب سے بھاگ نکلیں۔ یسوع فرماتا ہے: 'سورج میں، اور چاند میں، اور ستاروں میں نشان ہوں گے؛ اور زمین پر قوموں کی پریشانی ہوگی۔' لوقا 21:25؛ متی 24:29؛ مرقس 13:24-26؛ مکاشفہ 6:12-17۔ جو لوگ اُس کی آمد کے ان پیشگی آثار کو دیکھتے ہیں، انہیں 'جان لینا چاہیے کہ وہ نزدیک ہے، بلکہ دروازوں پر۔' متی 24:33۔ 'پس جاگتے رہو' اُس کی نصیحت کے الفاظ ہیں۔ مرقس 13:35۔ جو لوگ اس تنبیہ پر دھیان دیتے ہیں وہ تاریکی میں نہ رہیں گے، اور وہ دن اُن پرے خبری میں نہ آئے گا۔ لیکن جو جاگتے نہیں، 'خداوند کا دن یوں آئے گا جیسے رات کو چور آتا ہے۔' اول تھسلونیکوں 5:2-5۔ عظیم کشمکش، 36، 37۔

جب سیسٹر وائٹ نے یہ الفاظ لکھے تھے، تو یروشلم کی تباہی سے متعلق پیشگوئی کی ایک آئندہ تکمیل ابھی باقی تھی۔ دنیا کے اختتام پر جدید روم (اژدہا، درندہ اور جھوٹا نبی) کے خلاف جو انتقامی فیصلہ نافذ کیا جائے گا، وہ روحانی بابل کے حتمی سقوط کی نمائندگی کرے گا، لیکن روحانی بابل (پاپائیت) 1798 میں ایک بار پہلے ہی گر چکا ہے۔ یروشلم کی تباہی ایک مرتد کلیسیا پر خدا کے انتقامی انصاف کی نمائندگی کرتی ہے۔

66 عیسوی سے 70 عیسوی تک کے ساڑھے تین سال میں یروشلم کی تباہی، دنیا کے آخر میں خدا کے جزا دینے والے فیصلے کے نتیجے میں جدید روم (اژدہا، درندہ اور جھوٹا نبی) پر نازل کی جانے والی تباہی کی مثال ہے۔ یروشلم کا محاصرہ اور تباہی، جو بت پرستی کے ہاتھوں 66 عیسوی سے 70 عیسوی تک انجام پائی، بالکل ساڑھے تین سال جاری رہی۔

روحانی یروشلم کا محاصرہ اور اس کی تباہی، جو پاپائیت کے ذریعے انجام پائی، ساڑھے تین نبوتی سال تک جاری رہی، 538 سے 1798 تک۔ وہ دونوں مثالیں جدید روم کے باعث برپا ہونے والے اتوار کے قانون کے بحران کے "گھنٹے" میں یروشلم کے محاصرے اور تباہی کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یروشلم کی تین تباہیوں میں سے آخری الٹ دی جاتی ہے، جیسا کہ کتابِ دانی ایل میں دکھایا گیا ہے۔

دانی ایل کی کتاب کا آغاز بابل کے یروشلم کو فتح کرنے اور تباہ کرنے سے ہوتا ہے اور اختتام بابل کی تباہی اور یروشلم کی فتح پر ہوتا ہے۔ تینوں جنگوں میں سے ہر ایک میں عیسائیوں کو ایک علامت دی گئی تھی جس سے انہیں آنے والی جنگ سے بچنے کے لیے نکل بھاگنے کی ہدایت ملتی تھی۔ سن 66 عیسوی میں وہ وقت تھا جب بت پرست روم کی افواج نے اپنے پرچم (ان کے جنگی جھنڈے) مقدس

مقام کے احاطے میں نصب کیے۔ سن 538 میں وہ وقت تھا جب "گناہ کا آدمی" ظاہر ہوا، جو خدا کے بیکل (عیسائی کلیسیا) میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کر رہا تھا، جب اس نے اسی سال کونسل آف اورلینز میں اتوار کا قانون منظور کیا۔ اتوار کی پابندی کا نفاذ وہ چیز ہے جسے پاپائیت عیسائی دنیا پر اپنے اختیار کی دلیل قرار دیتی ہے، کیونکہ وہ (درست طور پر) یہ استدلال کرتے ہیں کہ خدا کے کلام میں اتوار کی عبادت کی کوئی تائید نہیں ملتی، اور یہ حقیقت کہ انہوں نے مسیحیت میں عبادت کے دن کے طور پر اتوار کو رائج کیا، اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کی بت پرستانہ روایات اور رسوم کی اتھارٹی بائبل سے بالا تر ہے۔

538ء میں مسیحیوں کو رومی کلیسا سے الگ ہو جانا تھا، نہ صرف اس لیے کہ وہ حقیقی معنوں میں مسیحی کلیسا نہیں تھا، بلکہ اس لیے بھی کہ پاپائی اختیار کی علامت خدا کے کلیسا کی مقدس حدود میں نصب کر دی گئی تھی۔ سیسٹر وائٹ اس تاریخی علیحدگی کے عمل کی نشان دہی کرتی ہیں جس نے اس دور کا آغاز کیا جب خدا کے کلیسا نے بارہ سو ساٹھ برس تک بیابان میں پناہ لی۔

لیکن نور کے شہزادے اور تاریکی کے شہزادے کے درمیان کوئی اتحاد نہیں، اور ان کے پیروکاروں کے درمیان بھی کوئی اتحاد نہیں ہو سکتا۔ جب مسیحیوں نے ان لوگوں کے ساتھ اتحاد پر رضامندی ظاہر کی جو صرف جزوی طور پر بت پرستی سے پھرے تھے، تو وہ ایک ایسے راستے پر چل پڑے جو انہیں سچائی سے بتدریج دور تر لے جاتا گیا۔ شیطان اس پر شادمان ہوا کہ وہ مسیح کے پیروکاروں کی اتنی بڑی تعداد کو فریب دینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ پھر اُس نے اپنی طاقت انہی پر اور زیادہ بروئے کار لائی، اور انہیں اس پر آمادہ کیا کہ وہ ان لوگوں پر ظلم و ستم کریں جو خدا کے ساتھ سچے رہے۔ حقیقی مسیحی ایمان کی مخالفت کا طریقہ ان سے بہتر کوئی نہیں سمجھتا تھا جو کبھی اس کے مدافع رہ چکے تھے؛ اور یہی مرتد مسیحی، اپنے نیم بت پرست ساتھیوں کے ساتھ مل کر، مسیح کی تعلیمات کے بنیادی ترین پہلوؤں کے خلاف اپنی جنگ مرکوز کرنے لگے۔

جو وفادار رہنا چاہتے تھے، اُن کے لیے اُن فریب کاریوں اور منکرات کے خلاف ثابت قدم رہنا ایک کڑی جدوجہد کا متقاضی تھا جو پادریانہ لباس میں بھیس بدل کر کلیسیا میں داخل کی گئی تھیں۔ بائبل کو ایمان کے معیار کے طور پر قبول نہیں کیا جاتا تھا۔ مذہبی آزادی کے عقیدے کو بدعت قرار دیا جاتا تھا، اور اس کے حامیوں سے نفرت کی جاتی اور انہیں مطرود ٹھہرایا جاتا تھا۔

"طویل اور سخت کشمکش کے بعد، چند وفاداروں نے فیصلہ کیا کہ اگر مرتد کلیسا اب بھی اپنے آپ کو باطل اور بت پرستی سے آزاد کرنے سے انکار کرے تو وہ اس کے ساتھ ہر طرح کے تعلقات ختم کر دیں گے۔ انہوں نے دیکھا کہ اگر وہ خدا کے کلام کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں تو علیحدگی ایک قطعی ضرورت ہے۔ وہ ایسی غلطیوں کو برداشت کرنے کی جرأت نہ کر سکے جو ان کی اپنی روحوں کے لیے مہلک تھیں، اور نہ ہی ایسا نمونہ قائم کر سکتے تھے جو ان کے بچوں اور ان کے بچوں کے بچوں کے ایمان کو خطرے میں ڈال دے۔ امن و اتحاد کے حصول کے لیے وہ ایسے ہر سمجھوتے کے لیے آمادہ تھے جو خدا سے وفاداری کے مطابق ہو؛ لیکن وہ محسوس کرتے تھے کہ اصولوں کی قربانی دے کر حاصل کیا گیا امن بھی بہت مہنگی قیمت پر خریدا گیا ہوگا۔ اگر اتحاد صرف سچائی اور راستبازی پر سمجھوتہ کر کے ہی حاصل ہو سکتا ہے، تو پھر اختلاف ہو، بلکہ جنگ بھی۔" عظیم تنازعہ، 45۔

ہم ان خیالات کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

ابدیت ہمارے سامنے پھیلی ہوئی ہے۔ پردہ اٹھنے والا ہے۔ ہم جو اس سنجیدہ اور ذمہ دار منصب پر فائز ہیں، ہم کیا کر رہے ہیں، کس سوچ میں ہیں کہ آسائش کی خود غرض محبت سے چمٹے ہوئے ہیں جبکہ ہمارے گرد روحیں ہلاک ہو رہی ہیں؟ کیا ہمارے دل یکسرے حس ہو گئے ہیں؟ کیا ہم محسوس یا سمجھ نہیں سکتے کہ دوسروں کی نجات کے لیے ہمیں کام کرنا ہے؟ بھائیو، کیا تم اُن لوگوں میں سے ہو جو آنکھیں رکھتے ہوئے بھی دیکھتے نہیں اور کان رکھتے ہوئے بھی سنتے نہیں؟ کیا خدا نے اپنی مرضی کا علم تمہیں یوں ہی لے کر دیا ہے؟ کیا اس نے تمہیں ایک کے بعد ایک تنبیہ لے

فائدہ بھیجی ہے؟ جو کچھ زمین پر آنے والا ہے اس بابت ابدی سچائی کے اعلانات پر کیا تم ایمان رکھتے ہو، کیا تم یہ مانتے ہو کہ خدا کے فیصلے لوگوں پر منڈلا رہے ہیں، اور پھر بھی تم سستی، لاپرواہی اور عیش پسندی میں آرام سے بیٹھے رہ سکتے ہو؟

اب خدا کے لوگوں کے لیے یہ وقت نہیں کہ وہ اپنی دل بستگی دنیا سے باندھیں یا اپنا خزانہ دنیا میں جمع کریں۔ وہ وقت دور نہیں جب، ابتدائی شاگردوں کی مانند، ہمیں ویران اور سنسان جگہوں میں پناہ ڈھونڈنی پڑے گی۔ جس طرح رومی افواج کے ہاتھوں یروشلم کے محاصرے نے یہودی مسیحیوں کے لیے فرار کا اشارہ دیا تھا، اسی طرح جب ہماری قوم پاپائی سبت نافذ کرنے کے فرمان میں اختیار استعمال کرے گی تو وہ ہمارے لیے تنبیہ ہوگی۔ تب بڑے شہروں کو چھوڑنے کا وقت ہوگا، تاکہ اس کے بعد چھوٹے شہروں کو بھی چھوڑ کر پہاڑوں کے درمیان الگ تھلگ مقامات میں گوشہ نشین گھروں کی طرف چلے جائیں۔ اور اب، یہاں مہنگے گھر تلاش کرنے کی بجائے، ہمیں ایک بہتر وطن، بلکہ آسمانی، کی طرف کوچ کرنے کی تیاری کرنی چاہیے۔ اپنے وسائل نفس کی تسکین میں خرچ کرنے کے بجائے، ہمیں کفایت شعاری اختیار کرنی چاہیے۔ خدا کی طرف سے امانتاً دی گئی ہر قابلیت دنیا کو تنبیہ دینے میں اس کے جلال کے لیے استعمال ہونی چاہیے۔ خدا نے اپنے ہم کاروں کے لیے شہروں میں ایک کام مقرر کیا ہے۔ ہماری مشنوں کو قائم رکھا جانا چاہیے؛ نئی مشنیں کھولی جانی چاہئیں۔ اس کام کو کامیابی سے آگے بڑھانے کے لیے خاطر خواہ خرچ درکار ہوگا۔ عبادت گاہیں درکار ہیں، جہاں لوگوں کو اس زمانے کی سچائیوں کو سننے کے لیے بلایا جا سکے۔ اسی مقصد کے لیے خدا نے اپنے امینوں کے سپرد سرمایہ کیا ہے۔ اپنی جائیداد کو دنیاوی منصوبوں میں یوں نہ جکڑیں کہ یہ کام متاثر ہو۔ اپنے وسائل کو وہاں رکھیں جہاں آپ انہیں خدا کے مقصد کی خاطر بروئے کار لا سکیں۔ اپنے خزانے اپنے سے پہلے آسمان میں بھیج دیں۔ گواہیاں، جلد 5، 464۔